

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

تلخیص

# تاریخ بہا شاہی

مؤلف مرتبہ  
مولوی مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب بی، ا  
مصحح

مولوی علامہ نرودانی ام، ا  
ناظم آثار قدیمہ سرکار عالی



# منتخب التواریخ تاریخ ہندوستان

میرے کرم دوست مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب نے جنہیں صوری و موسیقی شاعری اور سارے راجہ علوم و فنون کا شوق ہے۔ چند روز پہلے مجھ سے جگ جیون ۱۰ اس گجراتی کی تاریخ بہادر شاہی کا ذکر کیا تھا۔ ڈاکٹر ریون نے متحف برطانیہ کی فارسی قلمی کتابوں کی فہرست میں اس تاریخ پر تبصرہ کیا ہے (ملاحظہ ہو جلد اول صفحات ۲۳۱ تا ۲۳۲) لیکن میری نظر سے کتاب کا کوئی نسخہ نہیں گزرا تھا۔ اس لئے میں نے مرزا صاحب سے کہا کہ اگر اصل نسخہ یا اس کی نقل مجھے بھی دکھا دیجئے تو کمال غنایت ہوگی۔ چند روز بعد وہ کتاب کے اس حصہ کی جو اس کالب لباب ہے۔ نقل لے کر میرے پاس آگئے۔ فرحت اللہ بیگ صاحب کے علمی شوق کے علاوہ وہ دواؤں کا میرے اوپر بڑا اثر ہوا۔ اول ان کی غیر معمولی ذہانت اور مہارت کا جن اصحاب کو قلمی نسخوں سے اکثر کام پڑتا ہے وہ جانتے ہیں لکھنؤ اصطلاجات اور غیر مانوس ناموں کا ٹرھٹنا کتنا دشوار کام ہے۔ لیکن فرحت اللہ بیگ صاحب نے ناموں اور اصطلاحات کو ان صحت سے پڑھا ہے کہ میں دنگ رہ گیا۔ دوم کتاب کے اجزاء نقل کرنے میں انھوں نے صرف ان ہی اور اراق کو منتخب کیا۔ جس کو ڈاکٹر ریون نے بھی کتاب کی اصل جان خیال کیا تھا۔ حالانکہ مرزا صاحب کی نظر ڈاکٹر ریون کا تبصرہ کبھی نہیں گزرا تھا۔

جگ جیون داس کے حالات کسی اور کتاب میں درج نہیں ہیں لیکن اس تالیف سے پتہ چلتا ہے کہ گیارہ پانچ ہجری ہیں (یعنی شاہنشاہ اورنگ زیب کے عہد میں) اس کو شاہی ہرکارے کی خدمت پسند ہوئی تھی ہندو کے منسل پادشاہوں کی تاریخ کے بڑے اخذ صوبہ جات کے وقائع نگاروں کے روزنامے یا شاہی ہرکاروں کے بیانات ہیں۔ جگ جیون داس لکھتا ہے کہ اس خدمت پر مقرر ہونے کے بعد اس نے بھی واقعات کو نقل کرنا شروع کر دیا۔ ایک جگہ یہ بھی لکھتا ہے کہ ۱۱۹ھ میں مجھ کو بہادر شاہ کے دربار میں لاہور میں پیش کیا گیا اور خلعت عطا ہوا۔ اس وقت میں دو برس سے لاہور میں وقائع نگاری کی خدمت پر ممتاز تھا۔

آپنی اعمال عدالت العالیہ میں محنت کی خدمت پر ممتاز ہیں۔

ہر کاروں کے تقیر کے وقت مستعدی و فاداری اور راستہ بازی کا ضروری خیال رکھا جاتا ہو گا۔ کیونکہ بعض اوقات نہایت اہم خدمات ان سے سر انجام پاتی تھیں جتنے بنارس کا شہزادہ خرم کو جین میں جاگیر کے انتقال کی خبر پہنچا نا اس وقت ضمنائیر سے ذہن میں آگیا۔ بہنیر سے جینر کا فاصلہ پندرہ سو میل کے قریب سمجھا جاتا ہے جس پر اس مسافت کو طے کرنا اس زمانہ کے برکاروں کی مستعدی اور ڈاکٹ چوکی کے عمدہ انتظام کی دلیل ہے۔

کتاب کے اختتام پر جگ جیون داس کے نام کے ساتھ بہت کا لقب اور لفظ گوہر سے اس کی ذات کی تخصیص بھی کی گئی ہے۔ ڈاکٹر ریون نے اپنے تبصرہ میں ٹولٹ کو جگ جیون داس ولد منوہر داس گجراتی لکھا ہے جس پر یہ بات معلوم نہیں ہوتا۔ جتنے کا لفظ جواج کل ایک پارسی نام ہو گیا ہے تین سو چار سو برس قبل گجرات اور کاٹھیاواڑ میں شل رائے ہمارا کر وغیرہ کے عزت کے واسطے استعمال ہوتا تھا۔ تانچ میں بنارس داس ہر کا یہی کے نام کے قبل بھی بہت کا اعزازی لقب درج ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی علاقہ گجرات کا رہنے والا تھا۔ کتاب کے مطالعہ کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ٹولٹ کوئی بڑا عالم یا پایہ کا مورخ نہیں تھا لیکن بعض اوقات دھجپی سے حالی نہیں۔ دیا چہ میں تالف کی وجہ اس طرح بیان کی گئی ہے۔

”بناظر ناقص اس خوشہ چین خرس مخنوری گزشت کہ اکثر اہل دانش تانچ بادشاہان ہر دیا  
علمدہ علمدہ بطول کلام نگاشتہ اندا تا باج تواریخ کہ شعرا حوال بادشاہان دہلی و گجرات  
وغرین و سندھ دیار و گلبرگہ و بنگالہ و جو پور و غیرہ ملک شرقیہ و حکام ملتان و دکن کہ بہنیر  
بادشاہیہ و قطب الملکیہ و نظام شاہیہ و عماد شاہیہ و فاروقیہ جابدا حکومت کردہ اند۔  
بعبارت موجہ کے نوشتہ۔ لہذا بقدر حوصلہ از تواریخ مقبرہ استنباط نمودہ بلیقہ داشت  
و بقلم اختصار نگاشت۔ اگر منظور نظر صاحب نظر آں گردد ہیے سعادت است۔“

ایک اور مقام پر اس طرح لکھا ہے۔

”سودایں سواد درس یکہزار۔ یک صد و پنج، جبرہ مقد۔ در ملک بندگی بند بائے در گاہ  
عالم پناہ انلاک یافتہ بخدمت ہر کارگی کہ عبارت از سولخ نویسی است اسرینہ گشت۔ لہذا از  
سہاں ابتدا بقدر حوصلہ و عبارت مایقربانی تحریر احوال نصرت مال بہادر شاہی می نماید و چون  
خلاصہ اس تحریر مصروف بہ تنوید مضامین مختصر است بنا بر آں بطریق یادگار یکے از ہزار کہ لا بد از

لے جاگیر کا انتقال را جو ر علامہ تعمیر میں ہوا۔ بناری کو آصف خان نے بہنیر سے شہزادہ خرم کو اطلاع دینے کے لئے روانہ کیا۔  
اسے اہل عبارت جو خاتمہ کتاب پر درج ہے۔ ”تاریخ غرہ بیج الثانی“ محمد شاہی روز پنجشنبہ یا تمام سیدہ فتحہ تواریخ منتخب  
تصنیف بہت ملک جیون داس گوہر ہر کار بہادر شاہی۔

واہل مطالعہ و طول کلام تنفس اوقات نسا زدہ نہ افتد رکم کہ ہرچہ بگوید دنیا بد و سرسور و مرقوم  
ساخت۔ العافیت بالعاقبت۔

مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب نے کتاب کے اُس حصہ کو جو بہادر شاہ سے متعلق ہے پورا نقل کر دیا ہے۔  
اور ہندوستان کے اور مسالطین کے احوال کے متعلق یہ توضیح کر دی ہے کہ کتاب میں کتنے صفحات اون کے ذکر پر  
مشتمل ہیں۔ علاوہ ازیں ان بادشاہوں کی تاریخ کے متعلق جو کچھ کتاب میں لکھا گیا ہے اُس کا نوڈ بھی پیش کر دیا،  
علم دوست احباب کو مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب کا ممنون ہونا چاہئے کہ ان کی سعی سے اصل کتاب کی تلخیص جو  
اب تک شائع نہیں ہوئی تھی۔ ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔

غلام زیدانی

## ذکر ہبادشاہ

چوں خلاصہ تسوید سواد ایں بیاض کہ بیاض دیدہ اہل بصیرت است احوال فرخندہ آل وقتومات <sup>مال</sup> <sup>است</sup>  
حضرت خدیو گہاں خداوند زمان بادشاہ بادشاہاں ابونصر سید قطب الدین محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ غازی <sup>است</sup>  
ہذا بقدر حوصلہ مفصل مسطور گشتہ ہر ہر وہم سبج الادل سنہ پنجاہ و یک عالمگیری فتح کا فاتحہ فتوحات غیبی بوضیب  
اولیائے دولت قابو گشتہ - و از غرہ ذی الحجہ سنہ مذکور سنہ احد جلوس والاسقر شدہ میرید بیع الزمان بخواہ  
باجتہی خان ظل اللہ دین پناہ تاریخ ایں فتح معظمی یافتہ اگرچہ اکثر صاحب طبعاں دمورخان بقدر سلیقہ خود تاریخ نوشتہ  
اما مختصر و موزوں و موقوف و بجا چاں الفاظ بیچ یکے نشیندہ - <sup>ست</sup>  
سخن را نگونہ باید گفت پیش ہر سخن سخن کہ برگرد سخن گرد چو برگرد سخن گرد  
تفصیل ایں اجمال در اجلاس مذکور خواہ شد۔

## ذکر محمبسل اولاد

حضرت غلامکماں عالمگیر بادشاہ را در ابتدائے جلوس چہار پسر بودند - محمد سلطان - محمد معظم - محمد اعظم -  
محمد اکبر چنانچہ محمد سلطان در جنگ وارا شکوہ و شجاع عمہائے خود تر دوات نمایاں نمودہ - بعد روزے چند  
ادخلع ناپسندیدہ در گویا ر محبوب گشتہ - پس ازانکہ روئے خلاصی و بد عمر و فاکرو - و پیام اجل و البیک  
گشت - مراتب و لیحد کہ قرن تقدیر بود بنایت سر سلطنت و جہان باقی محمد معظم عطا گردید و محمد کا نم بخش از بطن  
خاص پرستار او دے پوری محل متولد شدہ و محمد اکبر در سنہ احد و تسین و الف بنی اختیار نمودہ بعد سرگردانی از ملک  
! چوتیہ بلکہن و از آنجائے بایران و یار رفت و ہماں جا و ولایت حیات پسرد و محمد اعظم بعد شفقار کردن عالمگیر بادشاہ  
بر خلافت وصیت پدر بزرگوار را را دہ جنگ در سر نمودہ با فوج و توپ و توپخانہ حضور عالمگیر بادشاہ سجائی اکبر آباد متصل  
جا جو آمدہ در قلع و مشرف الف احدی ثانیہ ہر وہم سبج الادل روز یکشنبہ وقت یک گھڑی روز آخر از دست بہادران جا  
نش ہفت تیر و فنگ گردید و سردار از نظر مبارک گزشتہ - و محمد کا نم بخش کہ از راہ جنون و خود پسندی و ناکرہ کاری

ہوت تیر و نغشت گردید و سراد از نظر مبارک گزشت۔ و محمد کام بخش کہ از ارہ جنوں و خود پسندی و مذکورہ کاری ناعا  
اندیشی قانع بر ملک و دارالظفر بجا پوزندہ۔ بگلبرگ راوت کردہ از آنجا بدارالجمہاد حیدر آباد رسید و دعوی سلطنت نمودہ نمود  
سوم دھندہ سدا زیلوس مبارک شاہ عالم بادشاہ در میدان حیدر آباد کہ درینولا فرخندہ بنیاد خطاب یافتہ تیجہ جنوں و خود پسند  
یافت سیسے از تزد و ہاداران دیگر شد و روز دوم بدارالہقاہ رسید تفصیل این اہمال در اجلاس مذکور خواہد شد۔

## ذکر امراء کہ وقید با بہادشاہ سلوک کردند

اجتبی خان عرف یربع الزماں از اولادو کہ از اکابر عظام مشہور ایام در خطہ بہار تعلق خرقیہ داریاست، نوکری کٹر  
جہاں ملازماں زمیندہ سرسلطنت فرازندہ چترخلاف در ایام والا شاہی اختیار نمودہ و درحالتی کہ کم خیاثی پادشاہ عالمگیر  
بجال آن شایستہ افسردہ ہم سبب بعض امورات کہ بیان آن تحصیل حاصل است رودادہ بود بمقتضائے شرافت و درشتی  
سوار ملازم آن وقت بجان واحد عزم خدمت مصمم کردہ لازمہ فدویت بجا آورده فیصل آن زیادہ از آن است کہ  
از قلم توان نوشتہ در ایام سوائف و حال و استقبال خارج از احکام بشریت و غضب جنس بادشاہ عالمگیر کہ تہر  
شیر آب می شود بتناست منصوبہ و صیانت تدبیر خود را در لشکر بادشاہی و جامعیت کثیر شرفا و روگردیدہ نمود و منتظر  
وقت کار بودن، علی اللہ وام لیکہ ہر صبح و شام خبر خود رسانیدن و باحوال خیر مال مطلع شدن، و فرمایش ابلاغ  
کردن و منصوبہ معاندان برہم زدن و در آنچه ملاحظی مبارک ایشان باشد بعمل آورده و خود را از دست مفسدان  
باسون دشمن و بخدمت قیام نمودن خالی از جو اندازی و فصل حق نبود۔ چون مہمت گماشت خدا بہ انجام برسانند  
و نقش فدویت و جان شاری انقش خاطر فیض مظاہر آن برگزیدہ خلافت و جہان داری گشت از آنجا کہ شلب لال  
متبدل بصبح اقبال میشود۔ بعدہشت سال تفصل بادشاہ عالمگیر شامل حال آن و یحشد و غرہ شول سنجیکہ از کھند  
بیخ روز عید مبارک در سجدہ بجا پور دست راست بادشاہ عالمگیر نشستہ نماز ادا کردند۔ و پنجم شہر مذکور بندگان جناب  
عالی تعالی برائے پرداخت و ترزین ہندوستان بہشت نشان و ستوری یافتند۔

## سرفراز شدن مصنف

مسو دایں سواد در سنہ یکہزار و یکصد و پنج ہجریہ مقدسہ در ملک بنگلہ بندہ ہائے درگاہ عالم نپاہ انسا کہ یافتہ  
بخدمت ہر کاری کہ عبادت از سوانح نویسی است سر بلند گشت۔ لہذا از ہاں ابتدا بقدر حوصلہ و عبادت با یقین تہر  
احوال نصرت مال بہادشاہی می نماید و چون خلاصہ این تحریر مصروف بہ تسوید مضامین مختصر است۔ بنا بر آن بطریق  
یادگار یکجا از ہزار کہ لایہ دانست و اہل مطلع را حول کلام تفصیل وقت سازد نہ آنکہ کرم کہ ہر چہ بگوید دنیا بدستور و



## تشریف فرمودن حضرت بہمنستان و از آنجا پیشتر و قشندوگ

نہجے وقت ہیمنت قدم و سعادت زبانیال کہ ترخیص بادشاہزادہ غزوہ علاربے انضباط ہم صوبجات  
بہشت نشان و فتنہ اکثر اثر کرد اگر دش طلع پشت بہ قبل نموده روبرو والی ایران دیار برده و خیر و روح ادب  
حضرت عالمگیر بادشاہ رسید و بجا طر مبارک گزشت کہ سدا و بید شد لہذا پنجم شوال سنہ سی و بہشت عالمگیری کہ خضر الف  
واحسہ مائتہ باشد رخصت فرمودند از دارالظفر بجا پور و عین بارش باران و شدت گل و لای کوچ کر و نہاد  
و مراحل علی الاتصال نہم شوال سنہ سی و نہ عالمگیری داخل اکبر آباد شدند و مسکن آنجا از ظلم و تعدی و اخذ  
و جبر خوار خان کہ در میلا بختاب خاں عالم بہادر شاہی سرفراز دار دستوہ آمدہ و بنا بر زبونی نیت حاکم آنجا  
گرائی غلہ علاوہ پریشانی سکنہ و متوسطہ شہر و ملک شدہ بود آنہا بعدالت امان دادہ و فصل حق کہ دانستہا ل حال  
فرزندہ مال آن شایستہ انسر و ہمچست بخوش آمدہ دروازہ ارزانی بر رویے بندہ منتوج گشت بادشاہ را جہاں  
و جہانیان نزدیک بسالے و بند و بست آن ملک و سر و سکار گہات سامی و باری و طواف در گاہ قدوہ السکین  
شیخ سلیم مقہوری گزرا نیندہ و اکثر و زجہ برائے فاتحہ حضرت اعلیٰ کہ عبارت از شاہجہاں بادشاہ باشد در مسجد و نہ  
متناز با و تشریف می فرمودند۔ چون بیشتر کار پیشتر نظر است بنا بر آن پانزدہم ذی الحجہ سنہ چہل از اکبر آباد کوچ  
فرمودہ بہشت و دوم ذی الحجہ سنہ الیہ لوئے جہاں کشا در حوالی شاہجہاں آباد برازاشتند و در ہر منزل عدالت  
می فرمودند و مظلومان بداد بر سیدند۔ دین ختمن خبر رسید کہ اکبر باغی بجاوی قذحار روئے ادا بار آورده و تنبیہ  
ار مقدم بود پانزدہم محرم سنہ از شاہجہاں آباد نہفت فرمودہ دوم ربیع الاول سنہ الیہ داخل باغ فیض بخش  
معروف بشالار شدند۔ در بیان لطافت و نہر بہت و طراوت . . . . . و تسانت و صفائی عمارت و نہرین  
کہ اکثر کار را جور و طلا و دہور و تراکم اشجار میوہ دارد ترشح خوارہ و آبجو با و حوضہا کہ سادون و بہادون و غیر ذلک  
نام دارند بلکہ رنگ میزند قلم مقصور اللسان است۔

روضتہ ما و نہر ہر سال      دوختہ شمع طیسر ہا موزون  
و آن پر ادلا ہائے رنگازگ      وین براز میوہائے گوناگون

از سیاحان ربیع مسکون شنیدہ شد کہ بای خوبی و راستگی باغ دیگر نہایت بہت و چہارم ربیع الاول سنہ الیہ  
از آنجا کوچ کردہ نہم ربیع الآخر سنہ بدو بظلم و عاقبت و عنایت بادشاہانہ بر سکنہ ملتان مبسوط گردانیدند و ہفتم  
طرف لایق تشریف بردہ بہت و سیوم جمادی الاول در آنجا رسید طواف بزرگواران نمودند و بہت و ہفتم جمادی الآخر

معاودت فرمودند و بجنار در ریاضے راوی چھاؤنی مقرر شد و مدتے در آنجا گزشت یا زوم ربيع الاول سنۃ ۱۰۱۸ ہجری  
تشریف آورده بجنار دریا وصل اقامت انداختند اکثر برائے نماز جمعہ یا بہ تقریب فاتحہ در گاہ بزرگان در شہر نزول  
اجلال میفرمودند۔ بایں دستور مدتے سپری شد زمینداران آن نواح از قبیل غازی خاں بلوچ و اسماعیل خاں و مارنگہ  
برہی دھان زماں لوہانی وسعدت ..... ترین زمیندار قوشنج و سنگ کہ سرحد قندھار است و ازیں ہر کدیم  
اہل الوش و صاحب جمعیت ہزار ہا سوار پیادہ اند بوسل بار یا بان در گاہ ارسال عرضداشت نمودہ بہ حصول حکم  
ملازمت شرف سعادت حاصل کردند و پیشکش مقرر ادا نمودند۔ چون زمینداران سرحدی اند چکائے سدر راہ باغی  
دادہ بغنایت بادشاہ نہ سرفراز گشتہ بقلعہ خود ہا دستوری یافتند و چون از روئے وقائع حقیقت بر حجت حق  
امیرخان صوبہ دار کابل معروض قدس گشت بجز دستلح بلاخطہ اینکه ملک کابل سرحد ایران و توران و بیا راسخانی  
نیتوان گزارشت عرضداشت بجنور والا نمودہ و احتیاج جواب نہ کشیدند و پنجم ذی الحجہ سنۃ ۱۰۱۸ ہجری از ملتان براہ گھاٹی پٹلی  
عبور در ریاضے راوی فرمودہ کوچ کوچ بسر ملک جنگ سالن مغارہ کر جناک میت و ہوم ربيع الاول سنۃ ۱۰۱۸ ہجری  
اجلال برد ریاضے امک شد و چہارم ذی الحجہ ربيع الآخر سنۃ ۱۰۱۸ ہجری داخل بلخ طفر واقع نشا و شدند و دوم جمادی الاول سنۃ  
از آنجا کوچ فرمودہ براہ خیبر کردہ و شوار و سختین راہ است و افغانان قوم بوری و اہرک زکی و میمنہ بادشاہی ازند  
والوش کلان است و دامنہ فنجی دھلان اندیشی خاصہ آنها شدہ آمدہ متوجہ جلال آباد شدند۔ بفضل خدا و اقبال حد  
مال شاہنشاہ زماں جمیع ملک الوش و اربو سالت گنج علی خاں ملازمت نمودہ و خدمت بجا آوردہ و لشکر فیزی  
اثر بہ امن و امان سوم جمادی الآخر سنۃ ۱۰۱۸ ہجری داخل جلال آباد شد۔ کلانی دانہ و سرخی و شیرینی و سیرابی و انار و بایکی  
پست آن چہ بیاں نماید کہ در شیرینش لب و زباں بنداست۔ ہفتم شوال سنۃ ۱۰۱۸ ہجری براہ جگہ لک کہ غلغلہ  
قوم افغان الوش کلان از چہارخیل جا بجا برداشتہ طور مردم کوچی یعنی یحیٰ قانم مقام آنها نیست۔ روزے بجا  
و شبے۔ ملکائے سکونت میکردند آباد است، متوجہ کابل شدند۔ چہارم ذی الحجہ سنۃ ۱۰۱۸ ہجری خطہ و کشائے کابل را بفرمودہ  
سیمت لزوم زیب و زینت بخیزند، از خکی ہوا فراوانی میوہ از قسم انگور و سیب و نانک و شقائق و زرد آلود و کلال و لہو و  
آلوچہ و سرودہ و ترتر چار یکار چہ نوید کہ و فوراز حد گزارشتہ و اینچنین آب خنک میریغ اہم در ہج جانیت و میوہ  
دوکان در سربازار یکدہ در شکلہ دامن کہ چون حلوائے بے دود و تودہ تودہ افنادہ و ہیکس برائے خوردن میوہ  
در میوہ زافر احم نیست و در شہر برائے یکدام انقدر رازش دارد کہ آدمی شکم سیر معجز و در چن ملک راحت قریب نیست  
آب تان در کابل کوستان در جلال آباد و پشاور و در دھوکہ گرم سیر و است لولے محلالت برافراشتہ مرتبہ اول  
براہ خیبر و مرتبہ دوم براہ ہزار درخت رفتہ براہ قرل و غزین بکابل تشریف آوردہ و مرتبہ سوم براہ خیبر از کابل شدہ  
بہ اسفر آمدہ چھاؤنی فرمودند و باز سیر کولت تعلقہ یا میان بگش و دیہستان بالا بگش وزیراں شہواران و کرمان

منوہ و درہ خذران و سپو بہ و حصارک دیوار و غیرہ طے کردہ و دحب زمین نمائدہ کہ پٹے سپر مرکب جلال گشت  
ہم جنین بہشت مرتبہ سیر کابل فرمودہ ہر دو ہم شعبان سنہ عالمگیری بہ جہر و تشریف آوردہ بودند کہ دراہ ذی الحجہ  
پنجاہ و یک خبر شکار کردن عالمگیر بادشاہ در احمد نگر واقع ملک دکن رسید و چہارم محرم سنہ ایہ از آنجا کوچ کردہ  
یازدہم شہرند کو عبور پائے اٹک فرمودند۔

## بہشت نصیبتن حضرت عالمگیر باگشتن بہادشاہ کابل بہشت جہان آباد

بست دہشتم شہر ذیقعدہ ۱۰۸۰ھ روح اقدس عالمگیر بادشاہ سیر و صفہ رضوان تشریف فرمودہ درنیاور  
خبر بہ دوزالاج خلافت فرازندہ چتر سلطنت رسید و از راہ رشادت و اعتقاد کہ در خدمت پدر بزرگوار داشتند  
باد کردہ حل صعوبت بیماری نمودند بعد از آنکہ مکرر این خبر سامع افروز مبارک گشت لولے جہانکشا بصوبت السلطنت  
لاہور برا فراختند و کوچ کوچ بردریائے سندھ کہ مشہور بہ اٹک است نزول اجلال فرمودند۔ ع  
سہیلس آبی کہ مرغابی در وایمن نمود

بیچ گیاه سبز از تیزی و جلدی آب چہار پارہ می نمود و از صعب و عقی آب و صعوبت نگہائے کنایہ  
کوہ مثال بہالیہ و کمالیہ اندوہام سپاہیائے را عبور از آں دشوار تا بہ تنفسے چہ رسد بقضائے درستی نیت  
آں برگزیدہ حق آب کم شدہ از چہار دہ گشتی پل بستہ بمعیت جمعیت و توپ و توپخانہ در اسوعہ الحال عبور فرمودند  
پانزدہم ماہ محرم سنہ مذکور تا صبر مبارک کہ درینو بلا خطاب در بار خاں سرفراز مست تخت و چتر ملک در آوردہ از نظر  
مبارک گذرانید ہمچنین از دریائے جلم و چاد (چناب) کہ پیش از نزول آسمان فرسا سنم خاں خطاب  
بہ جہدہ الملک مدار الملہام معظم خاں خالصانان بہادر ظفر خاں و خادار پل تیار کردہ بود عبور فرمودہ رعایائے سب  
شاہ و ولاد ویش را کہ از تعدی ابوالقاسم فوجدار آنجا دلریش بودند عزل خدمت و رساندن خفہ باطلالم  
واجب الیاست مرہم عدالت پائیدند دآں طائفہ داور سن بدلتائے حق رس دست انابت بامیداجابت بدرگاہ  
مستجیب الدعوات برداشتند و نتیجہ آں بظہور رسید۔

شہاں را عدالت عبادت بود      برآرندہ حاجبت عبادت بود  
خواہی چونجات از ملامت      باطلت خداے کن عدالت

محررایں مقدمہ در لاہور پائے بند و بست و کوچکی (ڈاک چوکی) و ضبط آنجا را مدت دو سال  
رسیدہ بود آں طرف ایمن آباد شرف از ملازمت سراپا سعادت حاصل نمود و بغایت خلعت سرفراز گردید۔ چوں روز  
ساعت سعد بود در منزل پل شاہ و لاکہ دوازدہ کلاہہ غربی لاہور است بدستور دآین تخت فرخندہ سجت را بفر

قدمینت افتخار بخشیدند بہیت

بنازم بخت تنختے را کہ بر صدرش گزفتی جا  
ہو سہم دست شخصے را کہ چہرت را کذب را

منعم خاں با بندہائے متعینہ آنصوب سعادت ملازمت دریافت و از ہاں روز شروع بنیات خطاب  
بہ بادشاہ زادہائے جہاں و جہانیان و امرائے عظیم الشان بادشاہی و بندہائے والا شاہی و اضافہ ہائے صاحب  
و دیگر رعایت پاکہ در عہد بادشاہان سوالف عشر عشر آن نبود مبذول گردید۔

## نوشتن صیت نامہ بر دران

از آنجا کہ تحقیق شناسی و صواب اندیشی و زناہ عام و ایم مطمح خاطر فیض مظاہر است و حضرت خلدیرکان نیز نظر  
بر رنق شرکہ ناخوش متسل بندہائے خداوند ہند و صیت نامہ نامہ ہر کلام بادشاہ و بقید تقسیم ملک نوشتہ فرستادہ بود  
بنابر آن یکے از بندہا را با فرمان قضا جرایں متعلکہ و صیت نامہ نزد محمد اعظم شاہ روانہ فرمودند کہ اگر بریں طریق معاملہ  
نمائند بہتر و الا نطمہ بگردان او و ہرچہ خواہد دید از خود خواہد دید چون شیت الہی جنیں بود نصلح سودمند نیامد و  
لایفیع را کار فرمودہ جوابے کہ اہل عقل نہ پسندد نوشت حجت بادشاہانہ تاب نیاد و دہ پیشتر کوچ فرمودند بتاریخ سوم  
ماہ صفر سنہ ۱۰۷۵ عالمی سایہ نزل بر فرق سکاں لاہو افکندہ متوجہ شاہجہاں آباد شدند و در ہر منزل دیوان  
عام و خاص و عدالت می فرمودند و مظلومان بداد میر رسیدند و مردم بخت خطاب و اضافہ سر بلند می شدند و خزائن از  
ہر طرف میر رسید و بانعام و اکرام و نگاہداشت مردم جدید و تنخواہ موجب نوکران قدیم صرف میکردند بہیت و مجمع صفر  
از راہ خاں زمان بہادر عرف منعم خاں شاہجہاں آباد درخصت یافت و استمالت قلعہ دار و ناظم آنصوبہ کہ محمدیاد خاں  
پسر مقتد خاں عرب بہمن یار خاں است نمود و روز سوم کہ بہیت و شہم شہر مذکور باشد مراوقات جاہ و جلال و جلالی  
برافزشتہ شدند و بعد فاتحہ و گاہ قلب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ و دیگر بزرگان بر بارہ پل  
دائرہ شامچیں کوچ بہ کوچ بہ اکبر آباد تشریف آوردہ باقی خاں قلعہ دار اسجارا کہ مصلحتاً ملازمت شاہزادہ عظیم الشان  
بہادر مذکورہ سوخی در چشم مردم ظاہر ہیں نمودہ بود بواسطت نمان زمان بہادر طلبیدہ تبدلیس ہمانجا گراشتہ و  
خزائن ہر قدر کہ مطلوب شد از قلعہ اکبر آباد گرفتہ زرفشاں باجمیعت نمایاں کہ قریب و دالک سوار باشند متوجہ پیشتر  
شدند و شاہ عظیم الشان کہ قبل از دوماہ بہنگال آمدہ منتظر تشریف رایات عالم آرا اقامت گرفتہ بہنگال ہداشت  
وافر و بندہ دست الملک اکبر آباد و انسداد راہ عبور مخالفان پرداختہ بودند بدریافت نعت ملازمت ولی السنت  
سعادت حاصل کردند حضرت ظل سبحانی خلیفہ الزمانی از کمال جہربانی ..... دادہ در بغل گرفتند و بغا

قد بوس و عطاء خلعت و جواهر نقد و جنس سرفراز فرمودند۔

## رسیدن محمد عظیم

در اکبر آباد خبر رسید که محمد عظیم شاه احمال و انتقال را در گوالیار گزار گشته و پرده نشین سلطنت و جهان بینی توابع دینت النساء بیکم را که درینو لا خطاب باو شاه بیکم امتیاز یافته و امیر الامراء عرف اسدخان را که خطاب نظام الدین آصف الدوله سرفرازی دارد و راجه نجاتی داشته جلالتیاب به دریائے چینیل رسید و محمد بیدار بخت و والاحاجه پسر و ذوالفقارخان پسر اسدخان و خالغالم و منورخان پسران شیخ نظام دکنی و رام سنگه بادده و راؤ دلپیت بندلیه و دیگر فوج جنگی رکاب حضرت خلد مکاں و توپ خانہ حضور دکن و نوکران پرورده چندین ساله خود که بلات و گزاف عمرے بسر برده بودند معجز نموده حضرت بدولت و اقبال حکم قضائیت فرمودند که جمعیت را موافق منابطه مقررہ توکز کرده بتجمل و تحمل پے پسر مقصود شوند۔ چنانچه لشکر منصور بر فاصله چهار کوه از دائره مخالفان رفته فرود آمد۔ و چون قریب بود که اول سوال چیره دستی که باعث مظلمه باشد از آن طرف نشود۔ جواب مردم نادان را برباں تاں جان تاں و دم شمشیر جوهر باید داد و پورش نشده۔ والا ہماں روز فیصل میگردد۔ پاسے چند اوجیات آناں باقی بود آن روز توفیق مقابلہ یافتن آہنا نشد و آگاہ ہماں شب کہ پاس آخر بود ہر کار با خبر رسانیدند کہ مخالفان پشت لشکر ظفر پیکر داده طرف اکبر آباد روانہ شدند۔

## جنگ محمد عظیم و نصرت یافتن بہادر شاہ

حضرت قدر قدرت با استقلال تمام بیچ آل روز کہ نسائم فتح و فیروزی بمقام بہادران میر رسید و روگردانی و مخالفان از میدان گیر و دار شگون نصرت و بہروزی شد نماز ادا کرده تیگادری سوار شدند چون قیاس بجنگ و ارادہ بتاخت بنود متصل جا جو دیرہ افراشتن و در دوم بہ اکبر آباد رسیدن حکم بصاحب اہتمامان توپخانہ شدند و خود بدولت کہ توجہ تمام لشکار در اندہ بر قراران بہ بہر متوجہ بمنزل بودند درین ضمن کہ نصف الہنہا را شد خبر رسید کہ محمد عظیم و پسرانش با فوج نیلگس بر سر اوقات جاہ و جلال کہ متصل جا جو سبب تکم و الا بر افراشته شدہ رو آورد و دلپیت دکنیاں کہ جو پذیرندہ بود با اتفاق . . . بعض مغلیہ فوج دست غارت دراز کرده و علی الاتصال آن خبر رسید کہ بادشاہ ہزادہ جہاں و جہانیاں شاہ عظیم نشان بہادر و خان زمان عرف نعم خان و خانہ زاد خان عرف نعمان و سید عبداللہ خان عرف ہمیں علیخان رسیدہ و شروع بجنگ تیر و تفنگ نموده اند کہ حضرت ظل سبحانی بیچ و جل متروک شدہ و نعم و تقار فوج جرنکار و برنکار و ہر اول و چندی اول ترتیب دادہ اول بادشاہ ہزادہ و کلاں جہاندار شاہ

سوف محمد فخر الدین راقین فرمودند بعد از آن بادشاہ ہزارہ رفیع الشان بہادر را با فوج دست راست کہ سینہ باندہ  
 و بادشاہ زادہ جوانشاہ بہادر عرف محمد خجستہ اختر را با فوج چپ و با جمعی خان عرف میر بدیع الزماں و داروغہ چوکی کجا  
 و مجلس خان عرف محمد سبک و رضا بہادر عرف محمد اسلم را خدمت پہنچانہا فرمودند و خود بدولت و اقبال فریاد  
 شال سوار شدہ متوجہ گردیدند ترددات بہادران طغی فرجام سبک کردگی بادشاہ ہزارہ عظیم الشان بہادر .....  
 کہ حملہ رستمیانہ چنان از بہر ہا ہر طرف قبل کرد ..... گریز نہانہ و بضرب توپ و تفنگ و دست اندازی  
 ..... خون آشام و دو سخت از دمار و روزگار تسبر آوردند و چون شکست نصیب او بود و باد تند طمانچہ دین فابریک  
 مخالفان زدہ خاف الخالم نہر خان سپہ سالار شیخ نظام حیدر را بادی کہ بتیغہ دارا بہادر حیدر را باد در بندگی در گاہ  
 عرس اشہاد اندہ اول مضرب خان بہادر از آنکہ سہلای شقی پہ سہواتی ملعون دستگیر او شد بحضور پرغور حضرت  
 خلدیمرگان آوردہ بنیات خطاب خان زماں بہادر سرفراز گردیدہ بود و درام سنگہ سپہ سالار سنگہ ہارہ زمیندار کوٹھو  
 راؤ ویت پوندلہ در یک حملہ قتل رسیدہ و ذوالفقار خان بہادر و خدا بندہ خانسان عہد حضرت خلدیمرگان  
 زخم برداشتہ زوہر افرار کردند و مجاہدان فغ و نصرت یار خان را لازم سرکار بادشاہ ہزارہ عظیم الشان بہادر و در خان  
 عرف اماماریگ نواسہ غایت خان دیوان سولہ عہد عالمگیری و سلطان خوشگی و حمید الدین خان بہادر و در خان  
 داروغہ قوچخانہ بہ شہادت پیوستند ہمان زمان خان بہادر کہ الحال خطاب جمدہ الملک مدار المہام را داشتہ  
 شد و بخشی الملک خانہ زاد خان کہ خطاب خانہ زمانی یافتہ دیگر بندہ اشید عبد اللہ خان و غیرہ منجرح گشتہ  
 و اکثر مردم بکار آمدہ چنانہ لاریہ ساہگری است جوامردی بجای آوردند و وقتہ دو گھڑی روز باقیماندہ محمد عظیم سید  
 بہشت شریعت خانافہ نشینند و الا جاہ از مورچل ماصہر چکی زخمی رفتہ در اکبر آباد بہ رفاقت پدر و برادرش شتاف  
 و پسر طلب خان کہ درینو خطیب کہ سطلب خان اینست است در مورچل خانہ خاص چکی از فیض فرواد آمدہ و در مجلس  
 عرف محمد رستم بغیر حضرت خان سر محمد اعظم را آوردہ از نظر مبارک گزراہندہ نوبت شادمانی و بل نفع جادوانی بلند  
 آوازدہ گشت

## جلوس حضرت سبک در شاہ

نہجہ عہد اسن مہد کہ ہاں دزدان است و بہانیاں در دنیا زوازل و نہار ساعتی نیست کہ سولہ علما  
 و عہدات و تدبیر لازم و تقدیم نظام امور مملکت ہستہ باشد و قضیہ و مقدمہ نخواہد بود کہ از غیب دانی و  
 معاملہ ہمنی دور یافتہ و تقریر و اہتمام مستغنیث پوشیدہ خیاب قدسی باشد و صدق و کذب بہر من نہ گردد و چون  
 مرضی مقدس مصروف بہ آن رفت کہ جمیع امور مالی و ملکی مطابق امر شریعت عزرا دولت بیضا سر انجام یابد ....

و ثبوت ظاہر و مزید است شہاد و مقبر و تقریر بدلائل و براہین نمیتوان انفصال داد بنا بر آن حسب الاتہ عاے حکم  
اربع مقرر می شود و حکم و الاشراف نفاذ می یابد کہ بانفاق ارباب شرع حق لمن له حق رسانند و صورت قطع و فصل  
قضایا بحضور ائو معروف و دارند و ہمیا من نیت مطہر ذات اہل مفسدانے کہ از مدت العمر تا حال سولے شورش مردم  
آزاری و ناخست و باخت کارے و شعارسے نہ داشتند در عهد حضرت خلد مکان عالمگیر بادشاہ چہا تر دولتی کلاز  
انواج بادشاہی، رفع فساد آہنانی شد و پیچ و جو صورت نمی بست بجز و خبر زینت بخشیدن تخت فرخندہ بخت بفر قدوم  
میمنت لزوم ترس تابش تیغ عمد و گدا از نمونہ چندے رجوع بہ بندگی آوردند و عفو تقصیرات گردانیدہ گوئیست بخت  
از اقربان و امثال ر بودند و قیلے کہ ہنوز خلالت شامل حال آہنما است کہ نشینی و زاد و پیگیری اختیار کردہ چو  
موش در مغارۃ کوه دہامون خزیدہ اند۔ انشاء اللہ تعالی در سعد و الا ایام کہ خاطر مبارک از مہمنی کار ہا جمع شود  
ملک قلم کہ مسافت طول و عرض سالہا دارد..... از آن اجل گرفته با صاف و صفا خواہد شد  
آمین رب العالمین -

## ہفت ایات بطرف حبیب

حضرت بدولت و اقبال عدو مال ہر دہم شعبان سنہ احد جلوس والا بزم طواف دہ گاہ حضرت شیخ  
معین الدین چشتی قدس سرہ باجمیر کوچ فرمودند در اثنائے راہ قلند امیر نظر افتاد و مخالفت بے سنگہ سپیش نگہ  
و لکشن سنگہ ابن رام سنگہ بن مرزا راجہ بے سنگہ پچواہ کہ ہمراہ محمد اعظم روجنگ آوردہ بود بخاطر مبارک گزشت و  
حکم و الاشراف ندان یافت کہ چند روز ضبط در سرکار باشد بعد از آن اگر آثار فدویت از بے سنگہ مذکور ہویدا خواہد شد  
با و والا بدوم برادش کہ بے سنگہ نام دارد و دینولا بختاب مرزا راجہ سرفرازی یافتہ است عنایت می توان فرمود  
چنانچہ سیس خان از سادات یارہ ما بقلعہ اری و فوجدارئی آنجا مقرر فرمودہ در آنجا گزاشتند و متوجہ جہت  
اجیر شدند۔ چون نزدیک اجیر رسید مخالفت راہتوران بعرض اقدس رسید بیخ مطاعہ صادر شد کہ داخل شد  
اجیر موقوف کردہ سراوات جاہ و جلال طرف جودہ پور برا فرشتہ شود حسب حکم والا کار پردازان سرکار علی محل  
آوردند و چند کوچ پیشکش کردہ جودہ پور افواج بحر احواج فرمودہ آمدند..... ہا راجہ جوت سنگہ در گداس  
پیکار شد..... عرفہ نعیم خان سعادت ملازمت دریافت قلندہ جودہ صبور..... سرکار والا نمود  
حضرت فرمودہ است ما از ہما انجام دادت فرمودہ بحضرت اجیر شریف آوردند و ہا روز در بیجا مقام نمودہ بعد طواف  
زیارت دہ گاہ فدوۃ السالکین یہ شیخ معین الدین چشتی سخواستند کہ شاہجہاں آباد را بقدر قدوم ہمایوں زینت بخشند  
وین سخن خبر رسید کہ محمد کام بخش بر خلاف وصیت حضرت خلد مکان قبلندہ گلبرگہ زلفہ و دست بغاوت کشادہ و از آن

حیدر آباد نہجنت منودہ متفقہ صغیر خیال خام درول مصمم کردہ است جمعیت بادشاہانہ بریں اقتضا کرد  
کہ یکدن قشرف آردہ اگر ادا نصحت و وعظ گوش شو بہم رساند و قانع ہزار لفظ شود یعنی است، بادشاہانہ سزاوار  
کردہ بعد ضبط وسیع ملک دکن کہ پیشش صوبہ تقسیم یافتہ دور ہر صوبہ حکام ماحد ارتخت نشیں بود عثمان غریب متوجہ  
ہندوستان بہشت نشان معطوف خواہد شد۔ چون سعادت ہر سہ وقت و حال کثیر الاختلال اوشند و از راہ جو  
بانیار خاں عرف و ستم دل خاں نواسہ خاں زمان پسر عظیم خاں کہ صوبہ دارئی حیدر آباد داشت و سیف اللہ خاں  
و غیرہ .... عرف میر علی بیگ و غیرہ نوکران خود را ناحق کشتہ و این معنی بعرض مقدس رسید لاچار متوجہ عبور دیہ  
نزد آمدند جسکد حاجیت سنگہ دور گداس راہتور از راہ تا عاقبت اندیشی روگیر نہادہ عقب لشکر فروزی مانند  
از آنجا کہ خاطر مبارک متوجہ رفق فساد محمد کام بخش بود۔ اصلاً اگر غنیمت را چونان جہالت شعار بخاطر راہ ندادہ کوچ کوچ  
بتایخ ..... مجبور نہ رہیے نمودند۔

بتایخ ..... داخل براپنور شدند و بلا توقف از آنجا در عین بارش و باران کوچ فرمودہ براہ ملک پور  
ملک چاندا معمولہ صوبہ برار شد یا یمن ناندر عبور دریا کے گنگ فرمودند و از آنجا بتجمل و تجمل بر آہے کہ گاہ  
ودانہ درایم گرائی کہ از چند سال در دکن است بتایخ ..... داخل ظفر آباد محمد آباد و حیدر شریف از زانی  
فرمودند۔ و داد و خان صوبہ دار ملک کرناٹک و حیدر آباد مہمت و چارم رمضان سنہ دو ارجلوس والا شرف  
اندوز ملازمت والا گشت و لشکر معلی کوچ کوچ غرہ و قلعہ سنہ دو حوالی حیدر آباد بفواصلہ چار کردہ مخیم مرآت  
جاہ و جلال شد۔

## فیروزی یافتن بر محمد کام بخش

غرہ و قلعہ سنہ دو از جلوس والا الوائے جہانکشا بفواصلہ چار کردہ از بلکہ حیدر آباد۔ از فرشتہ نشو  
شاہزادہ والا تبار و شاہزادہ ایے عالمی مقدار و امرا یمن نامدار و توپخانہ آتش بار حکم قضا شیم صادر گشت کہ اگر لشکر  
ظفر پیکر مورچال مقرر نمودہ با فوج خود روز و شب خبردار باشند و روز دوم یرینج جہاں متلع شرف نفاذ یافت کہ پیش  
از طلوع آفتاب شاہزادہ جہاں جہانیاں شاہ رفیع الشان بہادر و جہدہ الملک مار اللہام خانخاناناں۔ با دظفر  
و امیر الامر اڈوالفقار خاں بہادر نصرت جنگ داد و خاں پنی و حمید الدین خان و اسلام خان داروغہ توپخانہ  
آں بہ خبر رجعت یافتہ را خبر و سازند و اگر اور و بقابلہ آرد چیاں جنگ پیش آیند کہ اگر گشت نشو و زندہ نہ  
برسد۔ و بادشاہزادہ عالم دعالیاں جہاں شاہ بہادر بیرون لشکر با فوج متبعینہ برآمدہ متعبد باشند۔ پناہ صبح سو  
شہر مذکور فوج بحر مواج بسر کردگی پادشاہزادہ والا مہمت و نوینان صاحب مہمت حسب حکم قضا و امضاء از بہر



آمد و قبل نموده و آن اجل گرفته با معدود سوار سپاده و سوار در هو ج میل و پنجین محی السنت و غیره سپهر بزرگ  
 نخل و یک عماری و زنانه سواری با استقلال تمام سوار شد و چند توپ و سندوق سرداد و مراتب بر اندازی  
 از حد گزرا نند - چون عدول حکمی پدر بزرگوار در گردانی از جناب برادر کلان که بجای پدر باشد و عذاب سادات  
 کشتی ساری حال او شد زخمی از میدان داد و دیگر دستگیر داد و خدا گودید و حضرت قدر قدرت که دیوان عام فرمود  
 ! باد شاه زاده جهاندار شاه بهادر و عظیم الشان بهادر شته بودند قزاقان و هر کار با آمده مبارک باد و بعضی بایند  
 حضرت از راه فضل که خاصه جناب قدسی است بتاکید فرمودند که زود با احتیاط بیارند و اداب از دست ندهند -  
 چنانچه وقت چهار گهری رز از باده شاهزاده بیخ الشان بهادر و جهان شاه بهادر و جمعه الملک امیر المهاجر امیر  
 و غیره هر سه انقیال سیح از بابت سواری محمد کام بخش دوم بابت سواری هر سه پسرانش دوسم سواری زنانه را  
 پیش گرفته داخل جالی و دو تنه مبارک شدند و موافق حکم اشرف اعلیٰ احوال در بار خاں خاطر نموده تسلیات بسیار  
 و فتح بجا آوردند - در بار خاں محمد کام بخش را در خمیه عدالت العالیه فرود آورده و شازادیه و قبی که بر سر فرش <sup>العالیه</sup> عدالت  
 بدر بار خاں پرسید که قبل کدام طرف است خان مذکور بدست راست اظهار کرده ایشان طرف قبله سر نهاده پادشاه را در  
 و وقت شب حضرت نخل سبجانی خلیفه الرحمانی با هر چهار باد فاسزاده و جمعه الملک امیر الامراء و حمید الدین خان  
 و دیگر امراء و الاثنا هی خمیه عدالت تشریف آورده احوال پرسی و مرهم پاشی و تردد و دخت جراحات فرمودند و سر  
 محمد کام بخش را بر زانوئے مبارک گرفته خول زخمها را بدست مبارک پاک میکردند - و در چنین وقت محمد کام بخش شاه  
 عظیم الشان بهادر گفت که یک چیز ..... و هیچ ندارم که پیشکش کنم شاعر عرض بکنید که دو جلد مصحف .....  
 که هر دو سلطان آفرین گفته صحیح کرده ام آنرا پیشکش میکنم و امید جابت دارم حضرت از راه رحم فرمودند که قبول کنیم  
 و ما هر چند بشما نوشتم سود نکرد و الاثنا را بچنین حال چرا میدیدیم الحال هم لطیف ما را در حق خود پیش از پیش تصور  
 ننماید و فتح با شهادت قدر بود مومی الیه عرض کرد که بیکصد سوار - حضرت فرمود که بیکهزار سوار می شنیدیم مزار الیه  
 نمود که اگر این قدر می بود حسب اراده خود را می رسانیدیم و الحمد لله آنچه آرزو داشتیم باقیمه بخواسیم که از خاک خجست  
 برسم خدا تعالی همچنان کرد که ما را بر زانوئے مبارک که زیب و فخر خجست و دهمیم است رساند و نام را چنان که شنید  
 یا هر که خواهند بود بجار بخوانند آمد - حضرت از چنین حرف و حکایت آب ویده شده فرمودند که آن جماعت را در کنار  
 نوکرده خواهد شد - محمد کام بخش پیش قدر گفت و غش کرده حضرت بدولت اقبال از آنجا برخاسته و محل <sup>است</sup> را  
 فرمودند که کام بخش همان شب از در شازاده زخم تیر و سندوق که داشت و دینیت حیات سپرد و یک پسر خور و دوزخ  
 نیز که مجروح بود را فاشش نمودند - نه شاه و گداوند ملک و نه مال

بادشاہ رحمدل اس روز نوبت نخواستہ ..... تکلیفیں انجام رسانیدند۔ روز چہارم دیوان عام نموده و در  
 نذر و پیشکش گزرا نیدہ از محمد با منظور شد و بدو دم .... جہۃ الملکۃ مدارالہام بخطاب معظم خان خانان بہادر  
 ظفر شہک قادیانچاہ لک درم اضافہ و انعام و امیر الامراء و القطار خان بہادر نصرت جنگ بخطاب سپہر  
 دار و اضافہ یک کرور درم انعام و داؤد خان باضافہ ہزاری ذات یکہزار سوار و دیگران کہ مصدر تردد شدہ بودند  
 باضافہ منصب خلعت و نان زراعت منعم خان بخشی سوم بخطاب مہابت خان بہادر و خطاب خاں زمانی بہ  
 خانہ زاد خان سپہر دم جہۃ الملکۃ سرفراز گشت و یکہفتہ نوبت جشن بلند آوازہ گردیدہ و ملاحظت لشکر فتح رہبر بہشت  
 بہشت نشان مقرر شدہ چاہو غزوہ فوجہ سنازل جلوس والا حضرت بدولت و اقبال بافتح دیو دزدی بغرم ہندوستان  
 کوچ از حیدر آباد کہ درینولا خطاب فرخندہ بنیاد یافتہ است فرمودند عواقب امور بخیر باد۔

تاریخ غزوہ ریس الشانی ۱۳۰۰ محمد ناسی روز سیمینیا تا مہرینہ نسخہ تواریخ مغربہ تصنیف مہتہ جنگ بیوان  
 گوجر ہرکارہ بہادر شاہی لہ

## ضمیمہ سب تصنیف کتاب

”بخاطر اقصای این نوچین فرس سخنوری گزشتہ کہ اکثر اہل دانش تاریخ بادشاہان ہدیہ دار اعلیٰ علیہ بطول کلام بگشتہ  
 اما جامع تواریخ کہ شعر باحوال بادشاہان ہلی و گجرات و غزین و سندھ و بنگالہ و چنور و غیرہ ملک شرقیہ و حکام مہمان و گن  
 بہمنہ و عادل شاہیہ و قطب الکیہ نظام شاہیہ و عا شاہیہ و فاروقیہ جدا جدا حکومت کردہ اند بیارت موجد کسے نموشدہ  
 لہذا بقدر حوصلہ از تواریخ مقبرہ استنباط نمودہ بلیقہ داشت بقلم اختصار نگاشت اگر نظر و نظر صاحب نظران گردد درین سعادت  
 مکتولت نے ابتدا میں خاندان غلیہ کا سلسلہ امیر تمور سے بہادر شاہ اول تک دیا ہے اس کے بعد لکھا ہے کہ محمود غزنوی کے  
 قیام حکومت کے لئے تھے قیام حکومت سلطان مغز الدین محمد سوم سے ہوئی اس کے بعد خاندان غلامان کا مختصر حال دیا ہے۔  
 ذکر دیگر سلطانہ رضیہ بنت شمس الدین سیال و شش ماہ و شش روز فرماں روا بی نمودہ می گویند کہ سلطانہ رضیہ بہت  
 زلف بہت مشربود۔ قبادر بر و کلاہ بر سر گزراشتہ و امور سلطنت را بائیں نیک سر انجام دی واد۔ لاکن اعیان ملک سب  
 تقریباً بال الدین با قوت حبشی یہ آخر کہ وقت سواری سلطانہ رضیہ رادت زیر بغل میدان گران خاطر شدہ حبشی نہ کور راکشہ سلطانہ  
 رضیہ را قید کردہ بقلعہ ٹھنڈہ فرستادند و مغز الدین بہرام شاہ را بسلطنت بر داشتند۔ ملک التوین حاکم ٹھنڈہ رضیہ را در عقد خان  
 خود آوردہ خود با رضیہ و جماعت گہگراں و دیگر زمینداران و و مرتزکہ برہلی تہذیب گشت یافت آخر الامر رضیہ در نہر میت دوم  
 اندست زمینداران پھل رسید و دفعہ فدا شد۔

۱۔ اہ قلمی نسخہ کی تقطیع ۱۰۶ ایخ اور ہر صفحہ میں ۱۳ سطریں ہیں کل کتاب کا حجم ۶۸ ورق یعنی ۱۳۴ صفحوں پر مشتمل ہے

خاندان غلامان کا کل بیاں چھ صفحوں میں ہے اسی طرح خاندان غلجی کے ۲ صفحے ہیں خاندان غلجی کے ۱۰ صفحے خاندان سادات کے ۱ صفحے میں ختم کر دیا گیا ہے اور خاندان لودھی کے ۲ صفحے ہیں خاندان سوری کا ذکر صرف ایک صفحے میں ہے۔

نمونہ در ذکر شیخ خیرالہ شیرخان خود را شیر شاہ قرار دادہ۔ در سنہ سبع والبعین و تسعائیر بر تخت دہلی نشستہ و در شہین و حسین تسعائیر در محاصرہ کالجرا از انقبازی با چندے از رنقا سوخت و دو بیت سیات نمود۔ و در مدت حکومت ملک انازاہل یعنی و معاندان پاک کردہ و جرمے بود و بند و بست جہانزاری و لشکر کشی و عدالت میگوئی داشت ساختن ہزار خانہ ہا انازاہل عظیم دست مدت حکومتش سال۔ (خاندان خلیفہ کے بیان میں امیر تیمور کے حاکم اس طرح لکھا ہے)

نمونہ خامسہ تیمور در ہفتم جمادی الاول محمود شاہ و سوا جمال خان کی چند بیت نیل بسلاح آراستہ و جنگ در میدان خیر آباد پس پیہ تیر ہا و دان دیک طرفہ العین گریختہ و چند مردم چنیہ تادرازاہ گھاشی نمودہ و بجا روض خاص فرو آمدہ و اکابر و اشراف دہلی مان خواستہ ملازمت رسیدہ حضرت شانزدہم مذکور در مسجد جامع دہلی کہ سلطان محمد از رنگ تراشیدہ احداث نمودہ است حلقہ بلند آوازہ گردانیدہ پنج روز جشن نمودہ بعد از آن مراجعت بہ قند کردند۔

۲۰ صفحے سے اور تک زیب تک کل شاہان خلیفہ کا حال ہے اور ۷ صفحات میں بہادر شاہ اول کا، جو پہلے بوجھا، خاندان پہلی کا حال ۹ صفحے پر مشتمل ہے۔

نمونہ سلطان محمد شاہ پہلی۔ سلطان ملا الدین مرے در شجاعت و شکوہ و نبیل و بیروج دین بہتر از پدر بود و متروک پدر را با تمام ہر والدہ خود دادہ بہ سرچ فرستاد و خود یک تنگہ از آن متصرف نشد و جنگ با باراجہ درایاں سجا بکر و تنگ و کزائیک بارہا کردہ و فتح یافتہ حکومت را با استقلال تمام منفردہ سال نمود و در آخر سنہ ست و بیعین و قبہ اتہ جاں را بہ جاں آفرین پیشکش کرد۔

سلاطین پنجاب کو کا ذکر ۷ صفحے میں ہے وہ سلاطین احمد نگر کا ۱۰ صفحے میں لکھنؤ کے بادشاہوں کا حال صرف ۳ صفحے میں لکھا گیا ہے

نمونہ سلطان ابوالحسن مردیگانہ از کار ہا و ارستہ از قوم مثل بعد مردن عبداللہ قطب الملک نے خورش را عرقہ کج آورو حکومت آن ملک رسید و سوائے ہنگام قص و سرود و عیش و عشرت کا سب سے نہاشت و سب سے منظر کہ میر حلا آن وقت بود اور مردم مسموم نمودہ کشتہ و ماہ و اکتا ز تار داران و کھنی کہ پشیکا ر میر حلا بود نہ فلک بہ کام خود دیدہ۔ فاعل و مختار شد بہ نکت آہنا در ستہ شان تعین و ملت ابوالحسن بقید بادشاہ عالمگیر آمد و ملک و قلعہ گوگندہ داخل ممالک محروسہ شد احمد شد اللہ۔

بعد از اس سلاطین بارہا کا حال ۲ صفحے میں ہے اور شاہان خاندیس کا ۳ صفحے میں اسی طرح سلاطین گجرات کا ذکر ۹ صفحے میں ہے اور کام مالوہ کا ۸ صفحے میں پھر شاہان بنگالہ کا حال ۵ صفحے میں بیان کیا گیا ہے اور کام سندھ کا ذکر صرف ۱ صفحے میں ہے اور شاہان بنگالہ کا بیان نصف بنی غفرین ختم کر دیا گیا ہے شاہان کشمیر کے لئے ۱ صفحہ کافی سمجھا گیا ہے۔

